www.emarsiya.com

مرثیہ نمبر ۵

حضرت عون و محمد علیہ السلام

بند (۴۶)

(۱) اب لب پہ مرے عون و محمد کی ثنا ہے☆ رتبہ انھیں اللہ سے جعفر کا ملا ہے
اور اوج اِنھیں گلشنِ عصمت کی عطا ہے☆ اٹڈی ہوئی جرّاروں پہ رحمت کی گھٹا ہے
رحمت کی گھٹاؤں کی یہ برسات ہیں دونوں
زینب کے لئے حق کی یہ سوغات ہیں دونوں

☆

(۲) جب پیدا ہوئے کہتی تھی زینب سے امامت☆ پائے ابو طالب کی ہیں یہ دونوں جلالت
گر آئی کبھی دین حقیقت پہ مصیبت☆ بن جائیں گے اسدم یہ مصیبت پہ قیامت
کوئی اور نہیں معدن قوت کے گہر ہیں
یہ لال ترے باغ شجاعت کے ثمر ہیں

☆

(۳) ایثار میں جعفر سے معظم ہیں یہ دونوں☆ اور پائے ہوئے زور مصمّم ہیں یہ دونوں
ثابت یہ قدم کوہ سے محکم ہیں یہ دونوں☆ جیسے تھے علی ایسے مکرّم ہیں یہ دونوں
جیسے ہیں یہ ایسے تو پہلواں نہیں ہوتے
ایسے تو کبھی رستم دوراں نہیں ہوتے

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۴) تم دیکھلو خود کیسے ہیں یہ گیسوؤں والے☆ جتنے بھی ہوئے طفل یہ ہیں سب سے نرالے
یہ وہ ہیں جو عصمت کی ہیں چاہت کے اجالے☆ پائے ہوئے یہ زورِ قیامت ہیں جیالے
سیلابِ مصیبت کو مسل دیں گے یہ دونوں
ظلمت کی حکومت کو کچل دیں گے یہ دونوں

☆

(۵) ظلمت کے پرخچوں کو اڑا دیں گے یہ دونوں☆ تقدیر اجالوں کی بنا دیں گے یہ دونوں
دنیا سے اندھیروں کو مٹا دیں گے یہ دونوں☆ سر کفر کا میداں میں جھکا دیں گے یہ دونوں
رگ رگ میں لئے دونوں شجاعت کا لہو ہیں
پائے ہوئے جعفر سے یہ طاقت کا لہو ہیں

☆

(۶) یہ سچ ہے زمیں عرش کے مابین یہ دونوں☆ بے مثل خدا کی ہیں بڑی دین یہ دونوں
عباس سے ہیں ناصر حسینؑ یہ دونوں☆ دو ہاتھ ہیں شبیر کے اور عین یہ دونوں
ہیں تو یہ بشر مقصد عصمت ہیں یہ دونوں
اسلام کا بھی جسم فضیلت ہیں دونوں

☆

(۷) فردوس میں عصمت کے ہیں مرجان کی باتیں☆ ہیں آدمؑ و حواؑ سے سلیمان کی باتیں
ہیں عیسیٰ و موسیٰ سے یہ لقمانؑ کی باتیں☆ سب کچھ علیل دل ایمان کی باتیں
یہ سچ ہے مسیحائے دو عالم ہیں یہ دونوں
اسلام کے ہر زخم کا مرہم ہیں یہ دونوں

☆

www.emarsiya.com

(۸) جتنے ہیں جری جوش نیا دیکھ رہے ہیں ☆ ان دونوں میں طوفان وفا دیکھ رہے ہیں
یہ دونوں ہیں باطل کی قضا دیکھ رہے ہیں ☆ ان پہ جو ہے وہ اقبال خدا دیکھ رہے ہیں
اس دور کے یہ حیدر کرار ہیں دونوں
روکے ہوئے آفاق کی رفتار ہیں دونوں

☆

(۹) حیدرؑ کے یہ جعفرؑ کے نشانات ہیں دونوں ☆ باطل کی حکومت کی بھی آفات ہیں دونوں
سارے لئے شہ زوروں کے درجات ہیں دونوں ☆ بچپن میں مٹائے ہوئے ظلمات ہیں دونوں
عصمت کے گلستان کے یہ دونوں سپاہی
ہیں لشکر کفار و جفا گر کی تباہی

☆

(۱۰) یہ عون و محمد بڑے دانا ہیں یہ دونوں ☆ حیدرؑ کی حقیقت کا فسانہ ہیں یہ دونوں
باطل کو بنائے جو نشانہ ہیں یہ دونوں ☆ ٹھکرائے ہوئے سارا زمانہ ہیں یہ دونوں
شہکار حقیقت کے ہیں اعجاز ہیں دونوں
حیدرؑ کی طرح خلق میں ممتاز ہیں دونوں

☆

(۱۱) خلاق دو عالم کا کرم دیکھنے والے ☆ ایمان کے ہر سانس میں دم دیکھنے والے
اور دونوں میں جعفر کا حشم دیکھنے والے ☆ کہتے ہیں یہ زینبؑ کا بھرم دیکھنے والے
رہبر بھی ہیں اسلام کے رہ گیر ہیں دونوں
یہ حضرت شبیرؑ کی شمشیر ہیں دونوں

☆

www.emarsiya.com

(۱۲) یہ عظمت خالق کی بڑی بات ہیں دونوں ☆ مجبوروں کی بیس کی مناجات ہیں دونوں
یہ آل نبیؐ کے لئے صلواۃ ہیں دونوں ☆ یہ ظلم پہ شبیرؑ کی ضربات ہیں دونوں
حیدرؑ کی ادا پوچھئے دونوں کی ادا سے
جعفرؑ سے یہ لگتے ہیں جری فضل خدا سے

☆

(۱۳) کمسن ہیں مگر خلق میں یہ نام کریں گے ☆ جو کام بڑوں کے ہیں وہی کام کریں گے
ہر چتے پہ یہ کفر کو بد نام کریں گے ☆ بے دینوں کو یہ لقمۂ صمصام کریں گے
لیجائیں گے کشتی یہ حقیقت کی بچا کر
یہ پھونکوں سے رکھدیں گے شرارت کو اڑا کر

☆

(۱۴) بتلاتے ہیں دونوں کے چمکتے ہوئے رخسار ☆ یہ فخر علی صاحب کردار ہیں جرار
کفاروں پہ بن جائیں گے یہ دونوں گرانبار ☆ تمثیل نہیں جن کی وہ جانباز ہیں کرار
یہ نیمچے دونوں کے ہیں غداروں پہ آفت
کر جائیں گے میدان میں برپا یہ قیامت

☆

(۱۵) شبیرؑ نے زینبؑ کو یہ کلمات سنائے ☆ یہ بھانجے ایسے ہیں کسی نے نہیں پائے
یہ حق کی طرف سے ہیں مرے واسطے آئے ☆ یہ ماموں کی نہرِ اطاعت ہیں بہائے
دلداروں کا میں جوش ولا دیکھ رہا ہوں
اور جوش میں نصرت کا مزہ دیکھ رہا ہوں

☆

www.emarsiya.com

(۱۶) شبر کی طرح بات کھری دونوں کریں گے ☆ امداد بہت یہ تو مری دونوں کریں گے
اسلام کی یہ بات بڑی دونوں کریں گے ☆ دشمن کو تہہ تیغ جری دونوں کریں گے
پوری نہیں ہونگی کبھی جاہل کی امیدیں
مٹی میں ملادیں گے یہ باطل کی امیدیں

☆

(۱۷) یہ جنگیں کریں گے بڑی ایمان کی خاطر ☆ ظلمت کو مٹا دیں گے یہ یزدان کی خاطر
برسائیں گے خوں زہرا کے مرجان کی خاطر ☆ یہ موت بھی پائیں گے مری جان کی خاطر
پا کر یہ قضا کفر کو فی النار کریں گے
اسلام کا سر سبز یہ گلزار کریں گے

☆

(۱۸) کتنی یہ عجب رات ہے عاشور کی آئی ☆ اصحاب کی شبیر نے محفل ہے سجائی
اپنے سجے دربار کی ہے شمع بجھائی ☆ پھر راہ حقیقت کی اندھیرے میں دکھائی
کچھ ایسے تھے جو شاہ سے منہ موڑ گئے تھے
شبیّر کو ظلمت میں گھرا چھوڑ گئے تھے

☆

(۱۹) روشن جو ہوئی شمع تو انصار پکارے ☆ اے سبطِ نبیؐ ہم تو تمہارے ہیں تمہارے
ہم ساتھ نہ چھوڑیں گے کبھی حق کے سہارے ☆ دیکر تو رضا دیکھئے زہراؑ کے دولارے
ہم کرتے ہوئے جنگ یہ انصاف کریں گے
مردودوں کو آفاق سے ہم صاف کریں گے

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۲۰)شبیر نے انصاروں کے جذبات جو دیکھے☆چہروں پہ غضب کے ہیں اثرات جو دیکھے
بپھرے ہوئے کراروں کے حالات جو دیکھے☆تلواروں کے قبضوں پہ رکھے ہاتھ جو دیکھے
کہتے ہیں خدا کرتا ہے یوں تم پہ تفاخر
تم میرے غضنفر ہو بہادر ہو بہادر

☆

(۲۱)انصاروں کو پھر شاہ نے سینے سے لگایا☆مل مل کے ہر ایک دوست سے اشکوں کو بہایا
ہتھیاروں سے جانداروں کو دانستہ سجایا☆نقشہ انھیں جنت کے گلستاں کو دکھایا
جنت میں بنے گھر انہیں دکھلاتے ہیں شبیر
یہ گھر ہیں تمہارے لئے بتلاتے ہیں شبیر

☆

(۲۲)فرما کے یہ انصاروں نے سجدے میں رکھا سر☆ہے حق کا کرم دیں گے رضا سبطِ پیمبر
ہوجا اے سحر قتل کی تو جلدی اجاگر☆کٹوانے کو تیار ہیں سر شاہ کے یاور
اے وقت ہمیں جام شہادت کا پلا دے
سرور کے لئے خون کے دریا کو بہادے

☆

(۲۳)عاشور کے دن شاہ کے انصاروں کی جنگیں☆تھی اتنی بلندی یہ فداکاروں کی جنگیں
تھیں عرش کی مانند وفاداروں کی جنگیں☆کل خلق میں بے مثل تھیں کراروں کی جنگیں
لڑنے میں تھے سب چھوٹے بڑے ایسے دلاور
برساتے رہے خون وہ دریا کے برابر

☆

www.emarsiya.com

(۲۴) جانبازوں نے وہ جنگ کے انداز دکھائے ☆ تھے پیاسے مگر کوہ ستم تھے وہ اڑائے
لوہا تھا ستمگاروں سے اپنا وہ منائے ☆ طاقت کے تھے میدان میں محلات نبائے
دکھلا گئے حمزہ کی لڑائی کے قرینے
بتلاتی تھی لڑنے کی صدا جا کے مدینے

☆

(۲۵) جب ہو چکی انصارِ شہ دیں کی شہادت ☆ زینبؑ نے کہا آ گئی پھر رن میں قیامت
پائی ہے مرے شیروں نے لڑنے کی اجازت ☆ سہہ پائیں گے فوجی نہ مرے بیٹوں کی ضربت
یہ لال مرے ایسے شجاعان ہیں دونوں
یہ شکل میں انسان کی طوفان ہیں دونوں

☆

(۲۶) زینب نے قریں بیٹوں کو پھر اپنے بٹھایا ☆ اور فرق یہ جانبازوں کے ہاتھوں کو پھرایا
کر کر کے انھیں پیار یہ دونوں کو بتایا ☆ ہے وقت مصیبت مرے ماںجائے پہ آیا
مٹنے کو مرے بھائی پہ تم پیدا ہوئے تھے
پایا تھا تمھیں اس لئے میں نے بھی خدا سے

☆

(۲۷) اے میرے جیالوں تمہیں اب رن کو ہے جانا ☆ جوہر تمہیں اسلاف کا ہر اک ہے دکھانا
لڑتے ہوئے دریا پہ ہے لشکر کو مٹانا ☆ پانی نظر آ جائے تو منہ موڑ کے آنا
پانی سے یہ کہنا تری اوقات ہی کیا ہے
ہم تشنہ لبوں سے یہ ملاقات ہی کیا ہے

☆

www.emarsiya.com

(۲۸) پانی یہ بتا کیا تجھے معلوم نہیں ہے ☆ اب پیاسا بہت فاطمہ زہرا کا نگیں ہے
بند آب کبھی ہوتا امامت پہ کہیں ہے ☆ دکھلا کے تجھے شاہ کو ترساتا لعیں ہے
ہم وہ ہیں بھرم تیرا مٹا کر ہی رہیں گے
پانی ترے ہم سر جھکا کر ہی رہیں گے

☆

(۲۹) جب درس وفا دے چکی دلداروں کو زینبؑ ☆ رونے لگی سر پیٹ کے جراروں کو زینبؑ
پھر دیکھے اُنھیں چوٹی سی تلواروں کی زینبؑ ☆ کٹوائیگی کہنے لگی غدّاروں کو زینب
یہ درس مرا دھیان میں سب رکھنا ہے پیارو
تم شہ سے رضا پا چکے میداں کو سدھارو

☆

(۳۰) عباس در خیمہ پہ رہواروں کو لائے ☆ شبیر نے دو شیر ہیں پھر اُن پہ بٹھائے
گھوڑوں نے قدم ایسے ہیں کچھ آگے بڑھائے ☆ گھوڑے ہیں کہ براق زمیں پر اُتر آئے
رہوار تو اڑ کر سر میدان میں کھڑے ہیں
کفار بتوں کو طرح بے جان کھڑے ہیں

☆

(۳۱) رہواروں کو کاوا دیا اور رجم گئے دونوں ☆ فرّاروں کا پیچھا نہ کیا تھم گئے دونوں
اور زیر کئے ظلم کا عالم گئے دونوں ☆ میدان میں بنتے ہی معظم گئے دونوں
نظروں سے وہ میداں کی زمیں ناپ رہے ہیں
جو ماں سے ملا حکم سزا چھاپ رہے ہیں

☆

www.emarsiya.com

(۳۲)ایسا نہ کبھی دیکھا گھماسان کا ہے رن☆ جیسا ہوا زینب کے پہلوان کا ہے رن

وہ تو نہ مسلماں سے مسلمان کا ہے رن☆ بے شک وہ شیاطین سے انسان کا ہے رن

رن دیکھ کے دونوں کا دعا دیتے تھے شبیر

زینب کا بھرم رکھ لیا یہ کہتے تھے شبیر

☆

(۳۳)تھے نیچو کی نوک پہ لشکر کو اٹھائے☆ تھے کوفہ تلک شامی جوانوں کو بھگائے

تنکوں کی طرح تن سے سروں کو تھے اڑائے☆ وہ لاشوں کے میدان میں پشتے تھے لگائے

حمزہؑ کی تھی یا حضرت جعفرؑ کی لڑائی

دلبندۂ زینبؑ کی یا حیدرؑ کی لڑائی

☆

(۳۴)تھا اڑتا ہواؤں میں وہ لڑتے ہوئے لشکر☆ جو خاص تھے وہ دیکھتے تھے دور سے منظر

چلّا اٹھے کرتے ہوئے نظارہ ستمگر☆ میدان وغا کا ہے یا وہ خوں کا سمندر

سروں کو کئے زینب مضطر کے پسر ہیں

مچھلی کی طرح تیرتے وہ خون میں سر ہیں

☆

(۳۵)اتنے میں نظر خیمہ بن سعد کا آیا☆ دونوں نے اسے غور سے کچھ دیر تو دیکھا

پھر دیدیا جراروں نے اُس خیمے کا کاوا☆ غدار کے خیموں کی طنابوں کو بھی کاٹا

تشویش میں وہ جان بچانے کی ستمگر

بھاگا ہی چلا جاتا تھا خیمے سے نکل کر

☆

www.emarsiya.com

(۳۶) پیچھا کئے ظالم کا ہیں زینب کے غضنفر☆ دیتے ہیں صدا اس کو وہ رہواروں پر تن کر
جاتا ہے کہاں ٹھہر جا شیطان کے ہمسر☆ بیچین ہیں ہم دونوں ترا کاٹنے کو سر
دو نیمچے مردود ترے سر پہ چلیں گے
تو اور ترے فوجی یہ جہنم میں جلیں گے

☆

(۳۷) پھر چلنے لگی شیروں کی کفاروں پہ تلوار☆ کرنے کے لئے قابو میں بچوں کو ستمگار
کرتے ہوئے سوفاروں کی برسات جفا کار☆ بڑھتے ہی گئے نرغے میں لینے کو سیاہ کار
زینب کے پسر تیغوں میں بھالوں میں گھرے ہیں
دو چاند ہیں ظلمت کے جا ہالوں میں گھرے ہیں

☆

(۳۸) نرغے میں تھے پھر بھی ہے وہ تلوار چلائی☆ کی خوب ہزاروں سے ہے دونوں نے لڑائی
اس وقت صدا ہاتف غیبی کی یہ آئی☆ لٹنے کو ہے میدان میں زینبؑ کی کمائی
دو عرش نشیں گھوڑوں سے مقتل میں گرے ہیں
تیوراتے ہوئے خون کی دلدل میں گرے ہیں

☆

(۳۹) دیتے ہیں صدا ماموں ہمیں آ کے سنبھالو☆ جاں تن سے نکلنے کو ہے باہوں میں چھپالو
ہم خون میں ڈوبے ہوئے ہیں آ کے اٹھالو☆ بے جان ہیں دونوں ہمیں اماں کو دکھالو
کہہ دیجئے اماں سے کہ یہ مر گئے دونوں
جو تم نے کہا تھا یہ وہی کر گئے دونوں

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۴۰) سن کر یہ صدا رونے لگے سید والا☆ مقتل میں یہ چلتے ہوئے شبیر نے دیکھا
اک دوسرے سے دور ہیں اسلام کے شیدا☆ دونوں کو برابر میں لٹاتے ہوئے مولا
کرتے ہوئے زینبؑ کے جگر بندوں کا ماتم
کرتے تھے بیاں دے گئے تم مجھکو بڑا غم

☆

(۴۱) شہ بولے جدا ہو گئے مجھ سے اے دولارو☆ بتلاؤ کہاں ڈھونڈوں گا میں تم کو پیارو
تم ساتھ مرا چھوڑ گئے آنکھوں کے تارو☆ اک بار مجھے ماموں تو پھر کہہ کے پکارو
تم چین مرے دل کا ہو اور خون جگر ہو
آنکھیں تو ذرا کھولو مرے نور نظر ہو

☆

(۴۲) بچوں نے رخ سید ذیشان کو دیکھا☆ اور روتے ہوئے جلوۂ ایمان کو دیکھا
اسلام کا ہے چاک گریبان کو دیکھا☆ غمگین بہت مقصد یزدان کو دیکھا
دیدار کیا شاہ کا جنت کو سدھارے
افسوس قضا پا گئے زینبؑ کے دولارے

☆

(۴۳) جنت کو رواں ہو گئے جب دونوں غضنفر☆ عباس سے کہنے لگے یہ سبط پیمبر
یہ وقت گراں بھائی ہوا ہم پہ ہے دو بھر☆ دکھلائیگا غم اور بڑے ہم کو مقدر
اے بھائی مرے بھانجوں کے لاشے اٹھاؤ
خیمے میں بہن کو مری لیجا کے دکھاؤ

☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۴۴) اک لاش لئے بازوے شبیر چلے ہیں☆ اور دوسری لیکر شہ دلگیر چلے ہیں
کرتے وہ بیاں درد کی تفسیر چلے ہیں☆ برباد ہوئے کرتے یہ تقریر چلے ہیں
لیجا کے در خیمہ پہ لاشوں کو رکھا ہے
سیدانیوں نے دیکھ کے سر پیٹ لیا ہے

☆

(۴۵) ہوتا ہے یہاں لاشوں پہ جراروں کا ماتم☆ فرزند رسالت کے وفاداروں کا ماتم
اور زینب دلگیر کے کراروں کا ماتم☆ کہہ کے یہ ملک کرتے ہیں دلداروں کا ماتم
ماتم کرو ماتم ہے یہ اُن شیروں کا ماتم
جو دے گئے غربت میں شہ دیں کو بڑا غم

☆

(۴۶) یہ مرثیہ جب عون و محمد کا لکھا ہے☆ سن کے اسے محبوب خدا نے یہ کہا ہے
یہ زور سخن الفت حیدر سے ملا ہے☆ کشور تجھے جبریل امیں کی یہ عطا ہے
یہ تیرے لئے گلشن جنت کی سند ہے
یہ مرثیہ زینبؑ سے شفاعت کی سند ہے

☆

ختم شد

☆ ☆ ☆

Scanned with OKEN Scanner